بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ٭ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۵ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش | ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ | ۵ ستمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۰۹

## مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت عام طور پر بفضل خدا اچھی ہے۔ پاؤں میں حضور کو دردِ نقرس کی جو تکلیف ہو گئی تھی۔ اس میں ابھی پہلے سے افاقہ ہے لیکن گلے میں تکلیف ابھی باقی ہے۔ باوجود اس کے خطبہ جمعہ کل حضور نے خود پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۴ ماہ تبوک۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خراب ہے۔ سر میں بھی درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو ابھی بخار ہو جاتا ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے ہاں یکم رمضان المبارک کو لڑکا تولد ہوا جس کا نام کرشن احمد

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

# ہندوستان کی صحت عامہ

کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں حکومت ہند کے ممبر تعلیمات سر جوگندر سنگھ صاحب نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے ایک کمشن مقرر کیا گیا ہے۔ جو ہندوستان کی صحت عامہ کے متعلق ایک مفصل رپورٹ پیش کرے گا۔ اس کمشن کی صدارت کیلئے سر جوزف بھور کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ جو ایک ریٹائرڈ آئی سی۔ ایس ہیں۔ اور دس سال ہوئے حکومت ہند کے کامرس ممبر تھے

ہندوستان کی صحت عامہ کی حالت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ یہاں اوسط عمر صرف ۲۷ سال ہے۔ طبی امداد کا بھی پورا پورا انتظام نہیں۔ اور سرکاری اندازہ کے مطابق ہر دس ہزار آبادی کے لئے صرف ایک ڈاکٹر مہیا ہو سکتا ہے۔ جو بہت افسوسناک ہے۔ صحت عامہ کی ترقی کے لئے تعلیم کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ لیکن ہندوستان میں صرف دس فیصدی لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ ہندوستان کی آبادی قریباً چالیس کروڑ ہے۔ اور ان کی تعلیم کے لئے ملک میں اس وقت ۱۵ یونیورسٹیاں ۸۴۳ کالج اور دو لاکھ دس ہزار ۸۰۴ سکول ہیں۔ ان میں وہ درسگاہیں بھی شامل ہیں۔ جن کا تعلق پرائیویٹ اداروں سے ہے۔ اور جنہیں حکومت کی طرف سے صرف امداد دی جاتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں طبی درسگاہوں کی تعداد صرف بیس ہے۔

حکومت ہند کی طرف سے صحت عامہ کے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے جو کمشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے سر جوگندر سنگھ نے بہت سی توقعات وابستہ کی ہیں۔ اور انکو امید ہے۔ کہ یہ کمشن اس ملک کی صحت کو ترقی دینے میں بہت ممد ثابت ہوگا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ امریکہ کے ایک ماہر صحت ڈاکٹر نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا اور ہندوستان کی صحت کے بارہ میں جو رپورٹ لکھی۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ اگر ہندوستان میں ضروری مقدار میں ہر شخص کو خوراک دی جائے۔ تو چار کروڑ اسی لاکھ باشندوں کے لئے غذا باقی نہ رہیگی۔ نیز لکھا تھا کہ اس ملک میں ناکافی زراعتی طریقوں کے علاوہ ایک اہم سبب وہ غربت بھی ہے جس نے اہل ملک کی قوت خرید کو کم کر رکھا ہے۔ پس خواہ کوئی کمشن ہو۔ یا کوئی سرکاری ادارہ اس ملک کی صحت کے سوال پر غور کرتے وقت اس امر کو کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ ملک میں تعلیم کی کمی، طبی امداد کی کمی اور اقتصادی بدحالی اہل ملک کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈال رہی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صحت کی خرابی اور کمزوری کی بنیاد ان چیزوں پر ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور بات ہے۔ جو اہل ہند کی صحت پر بُرا اثر ڈال رہی ہے۔ اور اسکی وجہ بھی جہالت ہی ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کئی سال ہوئے۔ ایک خطبہ جمعہ میں بالوضاحت اس کا ذکر فرمایا تھا حضور نے ایشیا میں ملیریا کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ

"ہمیں اپنی صحت کی درستی کا خیال رکھنا چاہیئے اور ملیریا کو اس بات کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے کہ وہ ہماری تندرستی کو برباد کر دے۔ ملیریا بھی تو بعض کمزوریوں کی وجہ سے ہی آتا ہے۔ یا روحانی کمزوریاں ملیریا کا شکار بنا دیتی ہیں۔ یا جسمانی سستیاں ملیریا کا شکار بنا دیتی ہیں۔ یا امنگوں کی کمی ملیریا کا شکار بنا دیتی ہے۔ دنیا میں امنگ بھی بہت حد تک بیماریوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ بے شک بداحتیاطی اور بد پرہیزی بھی بیماری لانے کا باعث بنتی ہے۔ مگر امنگیں بیماری کو دبا لیتی ہیں لیکن وہ جو پہلے ہی اپنے ہتھیار ڈال چکا ہو۔ اور کہے کہ آ بیل مجھے مار۔ اور بیماریوں کے مقابلہ کی تاب اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اس پر بیماری بہت جلد غلبہ پا لیتی ہے لیکن وہ جو اپنی امنگوں کو زندہ رکھتا۔ اپنی قوت ارادی کو مضبوط کرتا اور اپنے حوصلہ کو بلند رکھتا ہے۔ بیماری اس پر غلبہ نہیں پا سکتی۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ کے سوا اور کسی کی حکومت تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر بیماری اس پر حکومت کرنا چاہے تو وہ اسکی حکومت سے بھی انکار کر دیتا ہے۔ پس میں تسلیم کرتا ہوں کہ بیماری کا علاج ہونا چاہیئے۔ مگر میں یہ ہرگز تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کہ یہ سست اور نکما بنانے کا کافی سبب ہے۔"

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء)

پس دوستوں کو اس زریں ہدایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور بالخصوص بچوں کی تربیت میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے عزائم بلند، امنگیں زندہ اور قوت ارادی مضبوط ہو۔ اور وہ محنت و مشقت کے اس قدر عادی اور تن آسانی اور آرام طلبی سے اس قدر بیگانہ ہوں۔ کہ اگر کوئی بیماری اُن پر آئے بھی۔ تو وہ ان کو نکما اور ناکارہ نہ کر دے ٭

## کرم پر کوئی مائل ہو رہا ہے

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر بلیڈر سیالکوٹ)

وغا جو حق سے باطل ہو رہا ہے
کہ شیطاں پھر مقابل ہو رہا ہے

خردمندوں کو بھی آنے لگا ہوش
خمارِ عقل زائل ہو رہا ہے

یہ کس مطرب نے چھیڑا ہے اسے پھر
کہ تارِ ساز بسمل ہو رہا ہے

یہ کس بیتاب کی ہے کشتیٔ نوح
کہ ہر گرداب ساحل ہو رہا ہے

مسیحِ وقت کی آواز آئی
کرم پر کوئی مائل ہو رہا ہے

سُن اے تنویر ہے یہ لیلۃ القدر
کلام اللہ نازل ہو رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# کیا آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش میں تبدیلی کے مجاز نہیں؟

(۲)

چونکہ ستیارتھ پرکاش ایسی کتاب نہیں کہ جس پر نت نئے اعتراض نہ ہوں چنانچہ اس پر اعتراضات کا سلسلہ جاری ہے۔ اور نئے سے نئے اعتراضات ہوتے رہتے ہیں جن میں بعض قطعی لاجواب ہیں۔ اس لئے وقتاً فوقتاً ذمہ دار آریہ سماجیوں کو مجبور ہو کر کتاب ہذا میں ایسی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں کہ جس سے معترضین کے اعتراضوں سے بچا جا سکے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ چونکہ ۱۹۰۸ء میں ستیارتھ پرکاش میں اصلاح و درستی کے بعد بھی اور بہت سی غلطیاں آریوں کو نظر آئیں۔ اس لئے ان کی اصلاح کے لئے منشی جیوانداس سابق سکرٹری آریہ سماج لاہور نے ستیارتھ پرکاش کی غلطیوں کی اصلاح کرنے کا ایک نمونہ رسالہ کی شکل میں شائع کیا۔ اور اس نمونہ کے شائع ہونے پر یو۔ پی کی آریہ پرتی ندھی سبھا کے آرگن اخبار آریہ مترآگرہ میں اس رسالہ کے متعلق لکھا گیا۔ کہ:-

"منشی جیوانداس پنشنر لاہور (سابق سکرٹری آریہ سماج لاہور) نے ستیارتھ پرکاش کی صحت کا ایک نمونہ کتابی شکل میں تیار کیا ہے۔ اس میں ستیارتھ پرکاش کی کچھ موٹی موٹی غلطیوں کی تصحیح کی ہے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ستیارتھ پرکاش کے سدھانتوں (اصولوں) کو بچاتے ہوئے اس کی ایسی غلطیاں درست کر دی جائیں جو کہ چھپنے والے کے بھرم یا غفلت سے ہوئی ہیں۔ تو کوئی نقصان نہیں" (آریہ متر آگرہ یکم اگست ۱۹۲۲ء صفحہ ۲)

اور یہ بات اس امر کی پختہ دلیل ہے۔ کہ آریہ سماج کے نزدیک ستیارتھ پرکاش میں حسب ضرورت اصلاح جائز ہے۔

اور یہ اصلاح وقتاً فوقتاً ہوتی رہی اور ذمہ دار ممبران سماج کے ہاتھوں ہوتی رہی ہے۔ جس کی پانچ مثالیں ۱۳ جولائی ۱۹۴۳ء کے الفضل میں پیش کی جا چکی ہیں۔ چند ایک اور ملاحظہ ہوں:-

**چھٹی مثال**:- ستیارتھ پرکاش ہندی بار دوم صـ پر جناب سوامی صاحب نے جیوتش کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

"چھادیتی ارک مندو ودھم ہومی بھا"

یہ سدھانت شرومنی کا وچن (قول) اور اسی طرح سوریہ سدھانت میں بھی ہے کہ جب سورج زمین کے درمیان چاند آتا ہے۔ تب سورج گرہن ہوتا ہے۔

اس جگہ محولہ بالا سنسکرت عبارت کو کتاب "سدھانت شرومنی" کا بتایا۔ مگر چونکہ یہ اس کتاب میں نہیں ہے۔ اور مخالفین کی طرف سے مطالبہ رہتا تھا۔ کہ عبارت سدھانت شرومنی سے نکال کر دکھائی جائے۔ اس لئے لاچار ہو کر سماجی دوستوں نے ستیارتھ ہندی کے بعد کے ایڈیشنوں میں اس عبارت کو یوں بدل ڈالا۔

"چھادیتی ارک مندو وِدھم ہومی بھا"
یہ گرہ لاگھو کے چوتھے ادھیائے کا چوتھا شلوک ہے۔ اور اسی طرح سدھانت شرومنی سوریہ سدھانت وغیرہ میں بھی ہے۔ یعنی جب سورج زمین کے درمیان میں چاند آتا ہے۔ تب سورج گرہن ہوتا ہے۔"

(ستیارتھ ہندی بار سوم صفحہ ۳۵۹)

**ساتویں مثال**۔ ستیارتھ پرکاش ہندی بار دوم صفحہ ۳۶۲ میں جناب سوامی دیانند صاحب نے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ انہوں نے ویدوں کے متعلق یہ کہا تھا کہ

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہماں وید نہ جانی برہم گیانی آپ پرمیشور

مگر چونکہ حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ نے یہ بات نہیں فرمائی۔ اس لئے جب مخالفین کی طرف سے مطالبہ ہوا۔ کہ یہ عبارت حضرت باوا صاحب کی کلام سے نکال کر دکھایا جائے۔ تو آریہ سماج کے ذمہ دار اصحاب نے اعتراض سے بچنے کے لئے ستیارتھ پرکاش کے بعد کے ایڈیشنوں میں اس عبارت کو اس طور سے لکھ دیا۔

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سادھ کی مہما وید نہ جانے سکھمنی پوڑی ۷ چوپائی ۸
نانک برہم گیانی آپ پرمیشور۔ سکھمنی پوڑی ۸ چوپائی ۶
(ستیارتھ ہندی ایڈیشن ۱۳ صفحہ ۳۷۸)

لیکن اس قسم کی دست اندازی کرنے پر بھی اصل مطالبہ پورا نہیں کیا گیا۔ کیونکہ مطالبہ تو یہ تھا کہ یہ عبارت حضرت باوا نانک جی کے کلام سے دکھائی جائے۔ مگر پہلے جملہ کے لئے تو کوئی حوالہ ہی نہ دیا جا سکا۔ ہاں بعد کے دو فقروں کے لئے سکھمنی پوڑی ۷ اور ۸ کا حوالہ لکھ دیا۔ اور ساتھ ہی اصل عبارت میں جو لفظ "سنت" تھا۔ اس کی جگہ سادھ کر دیا۔ حالانکہ پنڈت دیانند صاحب نے لفظ "سنت" لکھا تھا۔ اور سکھمنی پوڑی ۷ اور ۸ کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ بلکہ انہوں نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کا نام لیا تھا کہ وہ ایسا فرما گئے ہیں۔

اس تبدیلی سے یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں ردّ و بدل ذمہ دار آریوں کے نزدیک ناجائز نہیں۔ بلکہ حسب ضرورت ایسا کیا جا سکتا ہے۔

**آٹھویں مثال**۔ جناب سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش بار دوم ہندی کے صـ پر لکھا تھا۔ "برہم واکیہ جنار دہنہ" اس سنسکرت فقرہ کے متعلق سوال ہوتا تھا۔ کہ یہ کس کتاب کا ہے۔ یا ایسے ہی براہمنوں کو بدنام کرنے کیلئے گھڑ لیا ہے۔ آخر ذمہ دار آریہ سماجیوں نے اپنے پاس سے یہ حوالہ اصل متن میں لکھ دیا۔ کہ یہ "پانڈو گیتا" میں ہے۔ حالانکہ یہ اس میں بھی نہیں اگر سماجی اصحاب کو ستیارتھ میں ترمیم و اضافہ کا حق نہیں تو پھر اس قسم کی دست اندازی کیوں کی گئی؟

**نویں مثال**:- ستیارتھ پرکاش بار دوم ہندی صفحہ ۱۱۷ میں اتھرو وید کا جو منتر لکھا ہے۔ اس کا پہلا فقرہ یہ لکھا

آدیوری اگھنیہ پتی اگھنیہ ہمی دہی

جس کا ترجمہ ان لفظوں میں کیا کہ

"اے خاوند اور دیور کو دکھ دینے والی عورت"

حالانکہ جہاں وید کے محولہ بالا جملہ کا پہلا لفظ "ادیوری" غلط تھا۔ کیونکہ صحیح "ادیوری" ہے اسی طرح اس کا یہ ترجمہ کرنا بھی صریحاً غلطی تھی۔ کہ

"اے خاوند اور دیور کو دکھ دینے والی عورت"

چونکہ یہ اعتراض وزنی اور معقول تھا۔ اس لئے ذمہ دار اصحاب سماج نے لاچار ہو کر بعد کے ایڈیشن میں "آدیوری" کی جگہ "ادیوری" اور "دکھ دینے والی" کی جگہ "دکھ نہ دینے والی" کر دیا حالانکہ جناب سوامی صاحب نے ایسا نہیں لکھا تھا۔ پس یہ تبدیلی اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ ممبران سماج کے نزدیک ستیارتھ پرکاش میں مناسب تبدیلی جائز ہے۔

**دسویں مثال**:- ستیارتھ پرکاش ہندی صفحہ ۵۳۳ میں جناب سوامی دیانند صاحب نے قرآنی الفاظ "وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین" کا یہ ترجمہ کرتے ہوئے کہ "کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں"۔ بحیثیت محقق اس پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں الخ"

چونکہ یہ بات بالبداہت غلط تھی اور قرآن کریم میں قطعاً نہیں لکھا۔ کہ کافروں کے واسطے پتھر تیار کئے گئے ہیں"۔ اس لئے اب ذمہ دار آریہ سماجی اصحاب نے اس عبارت کو بدل کر یوں کر دیا۔ "جیسے قرآن میں لکھا ہے کہ کافروں کیواسطے دوزخ کی آگ تیار کی گئی ہے"۔

(ستیارتھ اردو بار چہارم صفحہ ۵۶۷)

اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں تلاش کر کے پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر یہ جاننے کے لئے کہ آریہ سماج کے ذمہ وار عہدہ داروں کے ہاتھوں ستیارتھ پرکاش میں گذشتہ پچاس سال سے متواتر ردّ و بدل اور ترمیم و اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے یہی مثالیں کافی ہیں۔

اب وہ آریہ دوست جو یہ کہہ کر ہمارے مخلصانہ مشورہ کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ کہ چونکہ ستیارتھ پرکاش میں ہم کسی قسم کا تغیّر و تبدل کرنے کے مجاز نہیں۔ اس لئے اس کے دلآزار الفاظ کا بدلنا ہمارے حیطۂ اختیار میں نہیں۔ وہ دیکھیں کہ جب بڑے بڑے عہدہ دار اور ذمہ دار سماجی اصحاب نے ستیارتھ پرکاش میں حسب ضرورت تبدیلیاں کرنا معیوب نہیں سمجھا تو انہیں بھی اپنی پوزیشن پر غور کرنا چاہیئے۔

خاکسار۔ محمد فضل حسین احمدی مہاجر قادیان

## نو سالہ قربانی کا نقشہ

دوستوں کو یاد رہنا چاہیئے کہ جو احباب اب ہر سال پہلے سال سے اضافہ کرنے والوں میں آرہے ہیں۔ گو ان میں سے اکثر احباب اسی وقت ادا کر دیتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کو ادا کرنے کی توفیق نہ ہو۔ تو وہ اپنی سہولت کے مطابق سال دہم کیساتھ یکمشت یا قسطوار بھی دے سکتے ہیں۔ براہ راست وعدہ کرنے والے احباب جو سال نہم سو فیصدی مرکز میں داخل کر چکے ہیں۔ ان سب کو نو سالہ حساب بھیجا جا چکا ہے۔ اور جماعتوں میں بھی بھیجا جا رہا ہے۔ جن کو ان کی نو سالہ قربانی کا حساب ملے۔ اُسے اپنی ماہوار آمد اور نو سالہ قربانی کے نقشہ کے سامنے رکھکر غور کر لینا چاہیئے۔ تا اگر اُسے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اس میں اضافہ کر لے۔ نیز نو سالہ حساب کے ساتھ جو چٹھی ہے۔ اُسے بغور پڑھ لینا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ نو سالہ حساب صرف ان کا بھیجا جا رہا ہے جو سال نہم سالم ادا کر چکے ہیں۔

ناظر بیت المال قادیان

؎ یہ کتاب سوامی جی کے نزدیک غیر مستند ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق نمائندگان مجلس مشاورت اور عہدہ داران جماعت احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ مالی سال رواں کے تین ماہ گزر چکے ہیں۔ بہت تھوڑی جماعتوں نے اس چندہ کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اپنے ماہواری چندوں کے ساتھ جلسہ سالانہ کی قسط بھی بھجوانی شروع کردی ہے۔ ایسی جماعتوں کے عہدہ داران کا شکریہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کے کاموں کو بروقت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے

جن جماعتوں نے تاحال اس طرف توجہ نہیں کی۔ ان کے عہدہ داران کو اور نمائندگان مجلس مشاورت کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے فوری کوشش کرکے چندہ جلسہ سالانہ کو ماہوار قسطوں میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کا چندہ آخر ماہ نومبر تک سو فی صدی ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔ جن جماعتوں نے تاحال جلسہ سالانہ کا بجٹ تشخیص کرکے نہیں بھجوایا۔ ان کی خدمت میں بھی التماس ہے۔ کہ جلد تر اپنی جماعت کا بجٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال

# نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ (ناظر بیت المال قادیان)

# وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**نمبر ۶۹۳۱** ۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ میاں جلال الدین قوم کھٹی راجپوت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر مبلغ یک صد روپیہ بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میں کوئی بعد میں جائداد پیدا کروں یا مجھے ملے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میں کوئی روپیہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا تصور ہوگا۔

الامۃ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد یوسف آفندی پسر موصیہ گواہ شد جلال الدین بقلم خود خاوند موصیہ

**نمبر ۶۹۲۳** ۔ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چودھری آفتاب احمد صاحب قوم جٹ عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن قادیان دار البرکات شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند ۳۵۰ روپے نقد ذاتی امانت میں ۱۰۰ روپے زیورات حسب ذیل ہیں۔

کانٹے طلائی موجودہ بازاری قیمت بحساب ۷۵ روپے تولہ ۳۵ روپے۔ سوئی طلائی ۵۰ روپے انگوٹھی طلائی ۲۵ روپے۔ کل ۵۶۰ روپے۔ اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور حصہ جائداد مبلغ ۷۰ روپے اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ میری وفات پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن وارث ہوگی۔

الامۃ سعیدہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد ڈاکٹر محمد طفیل برادر آفتاب احمد گواہ شد۔ چودھری غلام دستگیر (نوٹ) موصیہ کا خاوند ملٹری میں ملازم ہے۔ اس کے دستخط آسانی سے اس وقت نہیں کرائے جاسکتے۔ کیونکہ ریاست میسور میں آجکل ہے۔ اسلئے خاوند کی جگہ اس کے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد طفیل کے دستخط لئے گئے ہیں۔

**نمبر ۶۹۳۲** ۔ منکہ سیدہ زینب بی بی زوجہ سید پیر شاہ صاحب قوم سید عمر ۵۰ سال ساکن بھملہ ڈاکخانہ بھاگ نگر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۶ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت زمین اڑھائی بیگھہ ہے۔ جو کہ میرے شوہر سید پیر شاہ صاحب نے بطور حق مہر مجھے دی ہوئی ہے۔ جو کہ مالیتی آٹھ صد روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ کوشش کرونگی۔ کہ اپنی زندگی میں یہ رقم ادا کردوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی جائداد سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ کاتب محمد عبد العزیز انسپکٹر بیت المال

الامۃ۔ سیدہ زینب بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد۔ سید پیر سلیم شاہ صاحب شوہر موصیہ گواہ شد۔ سید محمد یوسف شاہ پسر موصیہ (نوٹ) میں اقرار کرتی ہوں کہ اراضی مالیتی ۸۰۰ روپے جو میری جائداد ہے۔ اسکی قیمت کا حصہ نقد یا قساط ۵ روپے ماہوار سہ ماہی کو ارسال کردیا کروں گی۔

**نمبر ۶۸۹۳** ۔ منکہ ریشم بی زوجہ فضل الرحمٰن صاحب قوم دلان عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن محلہ دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۲۲ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک تولہ پھول طلائی ڈیڑھ تولہ نتھ و بوٹر طلائی ہیں یک صد تولہ چاندی جن کی مالیت اس وقت چاندی ہلکی ٹانکے ڈال ہونے کی وجہ سے مبلغ ۷۵ روپے بنتے ہیں۔ اور سونے کا مبلغ ۱۲۵ روپے ہے یہ کل رقم مبلغ دو صد روپیہ بنتے ہیں۔ اور مہر میں نے خاوند کو بخشدیا ہوا ہے۔ ان کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جس کی وصیت مبلغ ۲۰ روپے بنتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ریشم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد فضل الرحمٰن خاوند موصیہ گواہ شد۔ علی محمد صحابی و موصی

**نمبر ۶۸۹۶** ۔ منکہ محمد حسین ولد گلاب دین صاحب قوم سدھو جٹ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۷/۳ ۴۳ء ساکن رمی پور ڈاکخانہ اڑمڑ حال دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۹ ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کچھ نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت تجارت پر ہے۔ آمد معین نہیں ہے۔ اور اندازاً ۱۵ اور ۲۰ روپے کے درمیان رہتی ہے اور چونکہ یہ تجارت میری باہر پھیری کی حالت میں ہوتی ہے۔ لہذا بعض دفعہ مہینوں ہی بے کار رہنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ جو کچھ بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا میری وفات کے وقت جو ترکہ میرا ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد حسین موصی بقلم خود


# اکسیر دل

سنگ یشب۔ مروارید۔ عقیق وغیرہ کے کشتہ جات کا مرکب ہے۔ دل کو بے انتہا طاقت دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن یا ضعف قلب میں مبتلا مستورات کے لئے بے حد مفید ہے۔ "روح نشاط" کے ساتھ اس کا استعمال نور علیٰ نور ہے۔

قیمت دو روپے فی تولہ

طبیہ عجائب گھر قادیان



# تریاق کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ درد سر۔ ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت فی شیشی دو روپے ۱۲/
درمیانی شیشی ۱/۸ چھوٹی شیشی ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۸ ظہور ۱۳۲۲ ہش تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

| | | |
|---|---|---|
| ۹۲۸۔ مہاراں بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور | ۹۳۶۔ نور خان صاحب ضلع گورداسپور | ۹۴۵۔ سید افتخار احمد صاحب سہروردی حیدرآباد |
| ۹۲۹۔ سلیم اختر صاحب " | ۹۳۷۔ محمد شریف صاحب کیمبل پور | ۹۴۶۔ رحمت بی بی صاحبہ جالندھر |
| ۹۳۰۔ محمد اسلم صاحب " | ۹۳۸۔ محمد شریف صاحب سیالکوٹ | ۹۴۷۔ حاجی محمد عزیز صاحب ضلع گورداسپور |
| ۹۳۱۔ مولوی ابراہیم صاحب " | ۹۳۹۔ محمد الدین صاحب " | |
| ۹۳۲۔ محمد بی بی صاحبہ " | ۹۴۰۔ سلیمان صاحب ریٹہ | ۹۴۸۔ صغریٰ بی بی صاحبہ " |
| ۹۳۳۔ معراج بیگم صاحبہ " | ۹۴۱۔ مخمورن بیگم صاحبہ " | ۹۴۹۔ بشیر احمد صاحب راولپنڈی |
| ۹۳۴۔ منشی خان صاحب " | ۹۴۲۔ حسین بی بی صاحبہ گجرات | ۹۵۰۔ حبیب اللہ صاحب سندھ |
| ۹۳۵۔ نون بہادر خان صاحب " | ۹۴۳۔ سردار بی بی صاحبہ " | ۹۵۱۔ مرزا فضل الدین صاحب ہوشیارپور |
| | ۹۴۴۔ کرم بی بی صاحبہ " | |

# اخبار احمدیہ

**درخواست ہائے دعا** (۱) محمد یونس صاحب سیکرٹری مال بریلی کی بڑی بھاوجہ صاحبہ اہلیہ محمد طاہر صاحب ٹھیکیدار جنگلات بہت زیادہ بیمار ہیں۔ (۲) بابو محمد عبد اللہ صاحب (ملازم ایران) کی والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں (۳) اہلیہ صاحبہ خواجہ رشید احمد صاحب تیجہ کلاں لعل اسہال بیمار ہیں (۴) محمد اسمٰعیل صاحب کاتب افضل کچھ عرصہ سے پسلی میں پھوڑے کی وجہ سے بیمار ہیں (۵) حافظ عبد السمیع صاحب مہاجر قادیان کے بھتیجے ظفر الاسلام صاحب سخت بیمار ہیں (۶) چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور ٹانگ میں بہت عرصہ سے تکلیف کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے (۷) خواجہ محمد یوسف صاحب سپروائزر ترقی کے لئے کوشاں ہیں۔ (۸) محمد احمد برادر جمیل احمد صاحب ... اردی جو کالنسڈاون میں ملازم تھا۔ کئی ماہ سے مفقود الخبر ہے احباب دعا کریں کہ ... نیز سب کی صحت و ... کے لئے دعا کریں۔

**دعائے مغفرت** (۱) سیدہ مسرت صاحبہ بنت سید ممتاز علی شاہ صاحب صحابی سیالکوٹ بعمر ۲۴ سال فوت ہوگئیں (۲) صوبیدار میجر اللہ بخش صاحب چک نمبر ۵۴۸ ضلع منٹگمری ۲۶ ماہ حال فوت ہوگئیں (۳) شیخ عبد الحکیم صاحب احمدی ڈاک بنگلہ نوشہرہ چھاؤنی کی اہلیہ صاحبہ ۲۵ ماہ حال انتقال کرگئیں (۴) محمد رمضان صاحب اثر احمدی بعمر ۴۴ سال ہاری پاری گام کشمیر فوت ہوگئے ہیں۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لنڈن** ۳ ستمبر۔ آج برطانوی آٹھویں فوج اور کینیڈین فوج نے آبنائے مسینہ کو پار کر کے اٹلی کی سرزمین پر اتر گئیں۔ اتحادیوں کی فوجوں کے اترنے سے قبل جنگی جہازوں کی توپوں نے شدید گولہ باری کر کے فوجوں کے لئے راستہ صاف کیا۔ اتحادی فوجیں صبح ۴½ بجے رات کے اندھیرے میں اتریں۔ حملہ سے پیشتر جنرل آئزن ہاور جنرل الیگزنڈر اور جنرل منٹگمری سے مشورہ کرنے سسلی گئے تھے۔ ۴ ستمبر کی خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اتحادی جہاز اٹلی میں ٹینک اور توپیں اور سامان جنگ پہونچا رہے ہیں۔ فوجی دستے بھی دھڑا دھڑ اٹلی کے ساحل پر اتر رہے ہیں۔ ریجیو کے شمال کی طرف اتحادیوں نے ۵۰ جگہ مورچے بنا لئے ہیں۔ واشنگٹن میں ایک ذمہ دار فوجی افسر نے بیان کیا۔ کہ تمام کارروائی سوچے سمجھے ہوئے پروگرام کے مطابق ہو رہی ہے۔ روم ریڈیو نے بھی کہا ہے کہ اتحادی فوجوں نے اتر کر ساحل پر قدم جما لئے ہیں۔ ان کے پاس بہت بڑھیا سامان ہے اور وہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس وقت وہ ریجیو کے شمال میں سیلا کے گاؤں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جنرل منٹگمری نے حملہ سے پہلے اپنی فوج کے نام ایک پیغام میں کہا تھا۔ کہ ہم نے بڑی چالیں سوچ رکھی ہیں۔ اور اب اس لڑائی کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ اتحادی افواج فتح کی طرف ایک اور کامیابی حاصل کریں گی۔ عنقریب اٹلی کو اس لڑائی سے علیحدہ کر دیں گے۔

جوں جوں اتحادی آگے بڑھیں گے۔ لڑائی بھیانک صورت اختیار کرتی جائے گی۔ اس علاقہ میں ندیاں اور نالے بکثرت ہیں۔ اور دشمن نے ان میں ڈیفنس کے مضبوط مورچے بنا رکھے ہیں۔ جنرل منٹگمری نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ یہ کوئی نیا حملہ نہیں ہے۔ بلکہ شمالی افریقہ کی مہم کا ہی ایک حصہ ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز مختلف جگہوں میں بمباری کر کے تباہی مچا رہے۔ اور اپنی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ اور دشمن کے جگھٹوں پر شدید بمباری کر رہے ہیں درہ برینر کو جانے والی ریلوے لائن کو بھی بمباری کا نشانہ بنایا گیا۔ اٹلی ایک راستہ ہے جو جرمنی سے اٹلی کو ملاتا ہے۔ ورنہ سمندر کے سب رستے تو بند ہو چکے ہیں بمباری کی وجہ سے ریت کے بڑے بڑے تودے لائن پر آگرے۔ ایک پل بھی برباد کر دیا گیا۔ اٹلی میں جسقدر تیل ضروری ہے اس کا ۹۵ فیصدی اور کوئلہ کا اسی فیصدی اور دوسرا سامان درہ برینر کے راستہ ہی جرمنی سے لایا جاتا ہے۔

**واشنگٹن** ۳ ستمبر جمعرات کی شب کو مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ اٹلی پر فوجوں کے اترنے کی خبر سننے کے منتظر تھے۔

**لنڈن** ۴ ستمبر۔ برطانیہ میں امریکن فوجوں کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ جنگ کے پانچویں سال کے شروع میں اتحادیوں نے یورپ میں قدم جما لئے ہیں۔ جرمن جسے یورپ کا قلعہ کہتے ہیں۔ اب ہم اسے توڑ کر دم لیں گے۔

**لنڈن** ۴ ستمبر۔ جرمنی کے ایک فوجی ماہر نے ایک تقریر میں کہا، کہ برطانیہ اور کینیڈا کی فوجیں باوجود ہمارے سخت مقابلہ کے اٹلی میں داخل ہو کر ریجیو کے شمال کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

**لنڈن** ۴ ستمبر کل برطانیہ کے طیاروں نے فرانس میں پیرس کے آس پاس بم برسائے۔ دشمن کے کئی فائٹر مقابلہ کے لئے آئے، جن میں سے ۲۳ گرا دیئے گئے۔ اسی طرح انگریزی بمباروں نے ہالینڈ کے کنارے دشمن کے ایک چھوٹے جہاز کو برباد کر دیا۔ فضائی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پچھلے مہینے جرمنی پر ۱۹ ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ اس سے پہلے اتنے وزن کے بم کبھی نہیں گرائے گئے تھے۔ نیز یہ بتایا ہے۔ کہ جنوب مغربی بحر الکاہل میں جاپانیوں کے ۵ جہازوں کو تباہ کیا۔

**ماسکو** ۴ ستمبر۔ روسی فوجیں شمال میں سمالنسک کی طرف اور جنوب میں مریوپال کی طرف دریا ندی نالے اور گھنے جنگلات کو پار کرتے ہوئے بڑھ رہی ہیں۔ سمالنسک کی طرف ۱۲۰ بستیوں پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ کل خارکوف کے مغرب اور شمال مغرب کی طرف جرمنوں نے شدید حملے کئے۔ لیکن روسیوں نے ان کو بڑی بہادری سے روک لیا۔

**نئی دہلی** ۳ ستمبر۔ امریکی بھاری بمباروں نے کل ایک بڑے جاپانی مورچے پر جو مانڈلے سے ۹۵ میل ہے حملہ کیا۔ اور ۴۰ ٹن وزن کے بم گرائے۔ یہ بم ریلوے لائنوں مال گداموں اور کئی عمارتوں کے علاوہ ریلوے یارڈوں پر ٹھیک ٹھیک سے گرائے گئے۔ اور دشمن کو بہت نقصان پہنچا۔

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی لٹھا استعمال کریں
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں: بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ